السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کتب بلاغت میں لکھا ہوا ہے کہ قرآن مجید میں مجاز ہے۔ یہ لوگ بعض شبہات پیش کرتے ہیں مثلاارشادباری تعالیٰ:

فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس میں مجاز ہے کیونکہ آزاد تو غلام کو کیا جاتا ہے لیکن اس آیت میں گردن کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے تاکہ وہ غلام پر دلالت کرے (کیونکہ جز کل پر دلالت کرتا ہے) تو کیا اس کا نام مجاز رکھنا صحیح ہے؟

اس طرح ارشادباری تعالیٰ ہے:

وَلُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ حالانکہ بات توزبان سے کی جاتی ہے مگر منہ کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے تاکہ وہ زبان پر دلالت کرے (کیونکہ کل جز پر دلالت کرتا ہے) اس طرح ارشاد ہے: أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ حالانکہ انشراح تو دل کا ہوتا ہے۔ مگر یہاں سینہ کو مجاز ذکر کیا گیا ہے تاکہ یہ دل پر دلالت کرے۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ انگلی کا کنارہ کان میں رکھنا ہے نہ کہ ساری انگلی لیکن یہاں انگلیوں کا ذکر مجازا ہوا ہے۔ الغرض اس انداز کی بہت سی آیات ہیں توکیا ان کی یہ بات صحیح ہے کہ قرآن مجید میں مجاز ہے اوراگر نہین تو اس کی کیا دلیل ہے؟ کیا حدیث میں بھی مجاز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(اپنی اصطلاح کے مطابق بلاغت جس کو مجاز کہتے ہین اس کا کتاب وسنت اورعربی زبان میں کوئی وجود نہیں ہے۔ بلکہ الایمان میں اس موضوع پر خوب تفصیل کے ساتھ گفتگو کی ہے (الایمان لشیخ الاسلام ابن تیمیہ ص :73

جسے شیخ عبدالرحمن بن قاسم نے ''مجموعہ الفتاویٰ'' میں نقل کیا ہے نیز علامہ ابن قیم رحمہ اللہ علیہ نے اس موضوع پر اپنی کتاب ''الصواعق المرسلہ'' میں تفصیل سے گفتگو کی ہے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص58

محدث فتویٰ